سبق: 8

اُستاد بسم اللہ خاں

سُریلی آواز ہمارے کانوں کو بھلی لگتی ہے۔ سریلی آواز گانے سے بھی پیدا ہوتی ہے اور کسی ساز کو بجانے سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جن آلات سے طرح طرح کی موسیقی پیدا کی جاتی ہے، انہیں ''ساز'' کہتے ہیں۔ ایسے بہت سے ساز آپ دیکھ چکے ہوں گے مثلاً بانسری، ڈھول، ستار، طبلہ، سارنگی، ہارمونیم اور ماؤتھ آرگن وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے ساز ہوتے ہیں۔ کچھ ساز ایسے ہوتے ہیں جو خاص موقعوں پر بجائے جاتے ہیں۔ جیسے نقارہ یعنی بہت بڑا ڈھول۔ نقارہ کسی خطرے سے ہوشیار کرنے کیلئے بجایا جاتا ہے۔ شہنائی شادی کی محفلوں میں یا عام طور پر خوشی کی تقریب میں بجائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے ساز بجانے والے کئی ماہرین پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ ستار کے ماہر کو ستار نواز، سارنگی کے ماہر کو سارنگی نواز اور شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔

بسم اللہ خاں سب سے بڑے شہنائی نواز تھے۔ وہ 1916 میں بہار کے ایک قصبہ ڈمراؤں میں پیدا ہوئے۔

شروع میں انہوں نے اپنے چچا علی بخش ولایتو سے موسیقی سیکھی ۔علی بخش بنارس کے وشوناتھ مندر میں شہنائی بجایا کرتے تھے۔بسم اللہ خاں نے ان سے اہم راگ اور دُھنیں سیکھیں۔

بسم اللہ خاں نے پہلی بار آٹھ سال کی عمر میں کولکاتا میں موسیقی کی ایک بڑی محفل میں چچا کے ساتھ اپنے فن کا کمال دکھایا تھا۔ بائیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ بجانے کے فن میں ماہر ہو چکے تھے ۔انہوں نے ملک میں اور ملک سے باہر موسیقی کی کئی محفلوں اور مقابلوں میں شرکت کی۔انہوں نے شہنائی کے ساتھ دوسرے سازوں کے جوڑ ملانے کے بھی بہت سے تجربے کئے۔

اُستاد بسم اللہ خاں اپنے اخلاق اور رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کے سچے ترجمان تھے۔ملی جلی تہذیب میں دوسروں کی عزت اور احترام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ان کے خیال میں موسیقی انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ ہے۔

استاد بسم اللہ خاں بے شمار انعامات سے نوازے گئے ،ان میں حکومت ہند کے یہ چار اعزاز قابل ذکر ہیں ''پدم شری''، ''پدم بھوشن''، ''پدم وبھوشن''، اور ''بھارت رتن'' ہندوستان کے صرف دو ہی فن کار ایسے ہیں جنھیں یہ چاروں اعزاز ملے ہیں، ایک استاد بسم اللہ خاں اور دوسرے ستیہ جیت رے۔ بے پناہ عزت اور مقبولیت کے باوجود استاد بسم اللہ خاں کبھی دنیاوی آرام وآسائش کے پیچھے نہیں بھاگے۔ بنارس ان کا تھا اور وہ بنارس کے تھے۔ بنارس چھوڑ کر کہیں اور رہنا پسند نہیں کیا۔انہیں سمندر پار کے ملکوں سے بڑے بڑے بُلاوے آئے لیکن مال ودولت کی خاطر انہوں نے اپنی وضع کبھی نہیں بدلی۔انہوں نے پوری زندگی سادگی کے ساتھ ایک عام آدمی کی طرح گزاری۔ بنارس کے اپنے پُرانے گھر میں وہ بہت سادہ زندگی گزارنے میں بڑے خوش اور مگن تھے۔ان کے کاندھوں پر اپنے ساٹھ پینسٹھ عزیزوں اور رشتے داروں کی پرورش کا بوجھ تھا۔اس کے علاوہ وہ اپنے سنگت کاروں اور ان کے بچوں کی ضروریات کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔

15اگست 1947 کو جب دیش آزاد ہوا تو آزاد ہندوستان کی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے استاد بسم اللہ خاں

کی شہنائی کے سُر ہی گونجے تھے۔ وہ اس بات کو یاد کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ کاشی وشوناتھ مندر پر جو شہنائی انہوں نے بجائی تھی، اسے بھی وہ اکثر یاد کرتے تھے۔

استاد بسم اللہ خاں کا انتقال 21 اگست 2006 کو بنارس میں ہوا۔ ان کی موت کی خبر سے ایسا لگا جیسے ہندستانی سنگیت کی دنیا سونی ہوگئی۔ استاد بسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معانی
سُریلی آواز	:	میٹھی آواز
ساز	:	باجا
موسیقی	:	سنگیت
تقریب	:	جشن
موسیقار	:	سنگیت یا موسیقی کا جاننے والا
فن	:	ہنر
مقام	:	جگہ
بھارت رتن	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا سب سے بڑا اعزاز
وضع	:	طور طریقہ

غور کیجیے

آپ نے دیکھا ہندوستان کے یہ چار بڑے اعزاز صرف استاد بسم اللہ خاں اور ستیہ جیت رے کو دیے گئے۔ استاد بسم اللہ خاں کو فن شہنائی اور ستیہ جیت رے کو ان کی فلموں کے لئے۔ فن کار ہمارے سماج کا اہم حصہ ہیں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔

سوچئے، بتایئے اور لکھئے

1. موسیقی کے پانچ سازوں کے نام لکھئے؟
2. استاد بسم اللہ خاں کس ساز کے ماہر تھے؟
3. استاد بسم اللہ خاں کن موقعوں کو یاد کر کے خوش ہوتے؟ تھے
4. استاد بسم اللہ خاں کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
5. استاد بسم اللہ خاں کو کن کن اعزازات سے نوازا گیا؟

دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجئے

بنارس — تقریب — ساز — موسیقی — وضع

1. جن آلات سے موسیقی پیدا کی جاتی ہے انہیں.................... کہتے ہیں۔
2. شہنائی عام طور پر خوشی کی.................... میں بجائی جاتی ہے۔
3. استاد بسم اللہ خاں.................... کو انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔
4. بنارس ان کا تھا اور وہ.................... کے تھے۔
5. استاد بسم اللہ خاں نے مال و دولت کی خاطر اپنی.................... کبھی نہیں بدلی۔

ان لفظوں سے جملے بنایئے اور خالی جگہوں میں لکھئے

سریلی ....

شادی ....

محفل ....

مقابلہ ....

اخلاق ....

پڑھیے اور سمجھیے

1. نازیہ صبح مدرسہ جائے گی۔
2. ماجد شہنائی بجائے گا۔
3. کلاس میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے کو انعام ملے گا۔

ان جملوں میں "جائے گی"، "بجائے گا"، "ملے گا" فعل ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا ایسے فعل کو "فعل مستقبل" کہتے ہیں۔

نیچے دیے ہوئے جملوں میں "فعل مستقبل" چن کر دیے گئے خانوں میں لکھیے۔

1. میں کل گانا گاؤں گا۔
2. اختر گھر سے آئے گا۔
3. اکبر نے کہا، وہ اپنا کام وقت پر کرے گا۔
4. روبی جلسے میں نظم پڑھے گی۔
5. شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔
6. استاد بسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوں گے۔

نیچے دیے گئے جوابات میں سے درست جواب چن کر سامنے دیے گیے خانے میں لکھیے

1. استاد بسم اللہ خاں کے خیال سے کون سی چیز لوگوں کو آپس میں ملاتی ہے؟

موسیقی

اعزاز

مال و دولت

شہنائی بجانے کے ماہر کو کیا کہتے ہیں؟

ستار نواز

سارنگی نواز

شہنائی نواز

استاد بسم اللہ خاں بہار کے کس قصبے میں پیدا ہوئے؟

زیرہ دئی

ڈمراؤں

دسنہ

استاد بسم اللہ خاں کو کون سا اعزاز ملا؟

بھارت رتن

اشوک چکر

پرم ویر چکر

نیچے دیئے ہوئے لفظوں کو "واحد" سے جمع اور "جمع" سے واحد لکھئے

واحد ...... خطرہ ...... قصبہ ...... کمال ...... تجربہ ......

جمع مواقع ...... تقریبات ...... منادر ...... مقامات ...... ممالک

نیچے دیئے گئے الفاظ کو مذکر اور مؤنث کے خانوں میں لکھیے

موسیقی، مقام، فن کار، شہرت شرکت، آواز، ساز، عزت، ماہر، ستار

مذکر	مؤنث